چاند کیا ہے؟؟؟

چاند کی تحقیق

تصنیف لطیف

حضور فیضِ ملت، خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند، شیخ التفسیر والحدیث، محدثِ وقت

پیر مفتی ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی

نور اللہ مرقدہٗ

ناشر

محبانِ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

نامِ کتاب : چاند کیا ہے؟؟؟ چاند کی تحقیق

نظرِ ثانی : حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

سنِ اشاعت: رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ بمطابق جون 2016ء

اشاعت نمبر: 06

تعداد: ایک ہزار

قیمت:

ناشر: محبانِ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ

رابطہ: 0300-6825931

0300-2624660

گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کر کے ہمیں بھیجئے تاکہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کر سکیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

امابعد! چاند کے بارے میں تفسیر روح البیان میں بہترین تحقیق دیکھ کر فقیر نے چاہا کہ اس پر مزید اضافہ کیا جائے۔ اصل مع اضافہ ایک مستقل رسالہ مکمل ہوا۔ اس کا نام بھی ''چاند کی تحقیق'' رکھا۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

﴿مقدمہ﴾

''وَالْقَمَرَ'' بمعنی چاند۔''قمر'' بمعنی سفیدی وزردی کی ملاوٹ۔جس گدھے کا رنگ سفید اور زرد ہو اسے ''اَبْیَضُ فِیْ صُفْرَۃِ'' کہا جاتا ہے۔چونکہ چاند کا رنگ سپیدی وزردی ملا ہوتا ہے اس لئے اسے قمر سے موسوم کرتے ہیں۔''نُوْرًا'' چاند کو نورانی بنایا، اس لئے کہ وہ رات کو چمکتا ہے۔

فائدہ﴿ ضیاء، نور سے وضع واستعمال کے لحاظ سے قوی تر ہوتا ہے اسی لئے ضیاء سورج کی طرف اور نور چاند کی طرف منسوب ہوتا ہے۔

فائدہ﴿ حکماء فرماتے ہیں کہ ضیاء ذاتی نور کو کہا جاتا ہے جیسے سورج کا نور ذاتی ہے اور جس کا نور بالعَرض [1] ہو اس پر نور مستعمل ہے جیسے زمین پر چمکنے والی روشنی۔اس سے ثابت ہوا کہ ''نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِنَ الشَّمْسِ'' یعنی چاند کا نور سورج سے حاصل ہوتا ہے۔اس سے واضح ہوا کہ چاند ایک صَیقَل [2] شدہ ظلمانی اور روشنی قبول کرنے والا ایک جسم ہے جب وہ سورج کے بالمقابل ہوتا ہے تو سورج کے عکس سے نور سے بھر جاتا ہے اس وجہ سے زمین پر اس کی روشنی پڑتی ہے۔

نور ہستی جملۂ ذرات عالم تا ابد
میکنند از مغرِ بے چوں ماہ از مہر اقتباس

ترجمہ: تمام عالم اللہ تعالیٰ سے تاباں ہے جیسے چاند سورج سے نور حاصل کر رہا ہے۔

---

[1] کسی دوسری شے کی وجہ سے یا ذریعے سے   [2] چمک

﴿سورج اور چاند کی شرعی تحقیق﴾

مذکور بالا حکماء کی تحقیق شرعی تحقیق کے حلاف ہے اس لئے اسئلۃ الحکم میں ہے کہ حدیث شریف میں ہے

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ شَمْسَیْنِ نَیِّرَیْنِ قَبْلَ خَلْقِ الْاَفْلَاکِ

اللہ تعالیٰ نے دو نورانی سورج اور چاند افلاک کی تخلیق سے پہلے پیدا فرمائے۔

حدیث 2﴾ ایک اور روایت میں ہے کہ

ان اللّٰہ خلق نور القمر سبعین جزأ و کذا نور الشمس ثم امر جبریل فمسحہ بجناحیہ فمحا من القمر تسعۃ وستین جزأ فھو لھا الی الشمس فاذھب عنہ الضوء وابقی فیہ النور والشمس مثل الارض مائۃ و ستا وستین مرۃ وربعا ثم جرم الارض والقمر جزء من تسعۃ وثلاثین وربع علی مافی الواقع .

بیشک اللہ تعالیٰ نے چاند کا نور سورج کی طرح ستر جز بنائے اس کے بعد جبریل کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے پَروں سے چاند کے 169 اجزاء نکال کر سورج میں ڈال دے اس کے بعد چاند میں صرف ایک حصہ نور رکا ہا اور سورج کا طول وعرض زمین کے طول وعرض سے ۱۶۶ بار زائد ہے اس معنی پر زمین اور چاند کا طول وعرض سورج کے بالمقابل صرف سوا انتیس حصص پر مشتمل

-۴-

حدیث شریف 3﴾ مروی ہے کہ

اِنَّ وُجُوْ هَهُمَا اِلَى الْعَرْشِ وَظُهُوْرُهُمَا اِلَى الْاَرْضِ تَضِيْءُ وُجُوْهَهُمَا لِاَهْلِ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَظُهُوْرُهُمَا لِاَهْلِ الْاَرْضِيْنَ۔

چاند اور سورج کے چہرے عرش کی جانب اور ان کی پیٹھ زمین کی طرف ہے۔ ان کے چہرے ساتوں آسمان والوں کو نور دے رہے ہیں اور ان کی پیٹھ ساتوں زمین والوں کو۔

فائدہ﴾ مشہور ہے کہ جب زمین والوں کا دن ہوتا ہے اس وقت زمین کے نیچے والوں کے لئے رات ہوتی ہے۔ اس کے برعکس یعنی جب زمین کے نیچے والوں کا دن ہوتا ہے تو زمین کے اوپر رہنے والوں کے لئے رات ہوتی ہے۔

حدیث شریف﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

اِنَّ فِي الْاَرْضِ الثَّانِيَةِ خَلْقًا وُجُوْهَهُمْ وَاَبْدَانِهِمْ وَاَيْدِيَهُمْ كَوُجُوْهِ بَنِيَّ آدَمَ وَاَبْدَانِهِمْ وَاَيْدِيَهُمْ وَاَفْوَاهِهِمْ كَاَفْوَاهِ الْكِلَابِ وَاَرْجُلِهِمْ وَآذَانِهِمْ كَارَجُلِ الْبَقَرِ وَآذَانِهَا وَشُعُوْرُهُمْ كَصُوْفِ الضَّاْنِ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ طَرْفَةَ عَيْنٍ لَيْلَنَا نَهَارَهُمْ وَنَهَارِنَا لَيْلَهُمْ كَمَا فِيْ رَبِيْعُ الْاَبْرَارِ۔

دوسری زمین میں ایسی مخلوق ہے جن کے چہرے اور بدن اور ہاتھ آدمیوں کی طرح ہیں، بعض کے منہ، ابدان اور ہاتھ کتوں کی طرح اور ان

کے پاؤں اور کان گائے کی طرح اور ان کے بال بھیڑ کی طرح لیکن آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ جب ہماری رات ہوتی ہے ان کا دن ہوتا ہے اور جب ہمارا دن ہوتا ہے تو اُن کی رات۔

سورج افضل ہے یا چاند

بعض کے نزدیک چاند سورج سے افضل ہے اس لئے کہ چاند مذکر ہے اور سورج مونث اور قاعدہ ہے کہ مونث مذکر کی فرع ہے اور اصل فرع سے افضل ہوتا ہے۔ یہی اصح واشہر ہے۔

سوال ﴾ آیاتِ قرآنیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سورج افضل ہے کیونکہ ہر جگہ سورج کا ذکر پہلے آیا ہے۔

جواب ﴾ کسی کا پہلے مذکور ہونا افضلیت کی دلیل نہیں کیونکہ قرآنِ مجید میں بہت سی بزرگ ترین اشیاء مؤخر الذکر ہیں۔

فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُمْ مُّؤْمِنٌ [3]

تم میں بعض کافر ہیں اور بعض مومن۔

اور فرمایا

وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ [4]

اور اللہ تعالیٰ نے ظلمات اور نور پیدا فرمایا۔

---

[3] التغابن: ۲/۶۴ [4] الانعام: ۱/۶

فیصلہ از صاحبِ روح البیان رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا صرف تذکیر و تانیث سے افضلیت ثابت کرنے سے افضلیت ثابت نہیں ہوتی ۔ علاوہ ازیں جس تذکیر و تانیث سے افضلیت ثابت ہوتی ہے وہ تانیث حقیقی ہے۔ تانیث لفظی کسی نے ثابت نہیں کی اور نہ ہی اس سے افضلیت ثابت ہو سکتی ہے کیونکہ بہت سے مردوں کے نام تانیث لفظی سے عرب میں پائے جاتے ہیں مثلاً "طلحۃ" اس میں تانیث لفظی ہے لیکن نام مذکر کا ہے۔ اِس بناء پر چاند کی تذکیر سے سورج کی تانیث پر افضلیت ثابت نہ ہوئی۔ کسی شاعر نے کیا خوب فرمایا ہے

وَلَا التَّأنِيثُ عَارٌ لِاسْمِ شَمْسٍ

وَلَا التَّذْكِيرُ فَخْرٌ لِلْهِلَالِ

ترجمہ: نہ تانیث سورج کے لئے عار کا موجب ہے اور نہ ہی تذکیر چاند کے لئے فخر کا باعث ہے۔

نیز سورج کی تمام طبائع ومعدنیہ وحیوانیہ پر سلطنت ہے اس لئے کہ کوئی کھیتی اُگتی ہے یا کوئی میوہ یا کسی شے میں لذت اور چاشنی پیدا ہوتی ہے تو باذن اللہ تعالیٰ تمام سورج کا فیض ہے۔

فائدہ ﴿ کھیتیاں سورج سے پکتی ہیں، ان پر رنگ چاند سے چڑھتا ہے، ان میں ذائقہ ستاروں سے آتا ہے۔

لطیفہ ﴿ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ حوصلہ میں زمین کی طرح،

سخاوت میں جاری پانی کی طرح، رحمت میں سورج اور چاند کی طرح ہونا، کیونکہ یہ دونوں ہر ایک کو روشنی پہنچاتے ہیں، نیک اور بد کو نہیں دیکھتے۔

حضرت حافظ شیرازی قدس سرہٗ نے فرمایا

نظر کردن بدر ویشاں منافی بزرگی نیست

سلیمان باچناں حشمت نظرہا بود باموری

سلیمان علیہ السلام اتنی بڑی شان وشوکت کے باوجود ہر چھوٹے بڑے پر نگاہ رکھتے تھے یہاں تک کہ چیونٹی پر بھی۔

صوفیہ کرام کا چاند

تاویلاتِ نجمیہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روح کو نورانی بنایا، اُس کے اندر سورج کی طرح ضیاء (روشنی) ہے اور قلب کو چاند کی طرف صاف وشفاف بنایا جو نور وظلمت کو قبول کرتا ہے اور نفس کو زمین کی طرح ظلمانی بنایا۔ جب قلب چاند اور روح سورج کے بالمقابل ہوتی ہے تو قلب اس سے منور اور روشن ہو جاتا ہے اور جب نفس زمین کے بالمقابل ہوتا ہے تو اُس کے ظلمات کا اس پر عکس پڑتا ہے۔

فائدہ﴾ قلب کو دو وجوہ سے قلب کہا جاتا ہے۔

ا۔ جسم کے درمیان ہونا۔ چونکہ یہ روح ونفس کے درمیان واقع ہے بنابریں قلب کے نام سے موسوم ہوا۔

۲۔ قلب بمعنی بدلنا۔ چونکہ اس کے احوال متبدل ہوتے رہتے ہیں کہ روح کا فیض قبول کرتا ہے تو نورانی ہو جاتا ہے، اگر نفس کی صفات قبول کرتا ہے تو ظلمانی ہو جاتا

ہے۔

لطیفہ﴾ صاحبِ روح البیان فرماتے ہیں کہ میرے شیخ قدس سرہٗ نے فرمایا ہم دو نوروں کے درمیان ہیں

❁ شمسِ حقیقۃ کا نور

❁ قمر شریعت کا نور

جب حقیقت کا دن ہوتا ہے تو ہم حقیقت کے نور سے روشنی پاتے ہیں، جب شریعت کی رات آتی ہے تو ہم شریعت کے چاند کے نور سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ اس معنی پر ہم نورانی لوگ ہیں کہ شریعت کے نور سے حقیقت کے نور کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ اس لئے ہم کبھی روشنی میں ہوتے کبھی اندھیرے میں یعنی کبھی تجلیات سے متجلی ہوتے اور کبھی ان تجلیات سے محجوب۔ نورِ الٰہی کا نور جب ہمارے قلوب، ارواح، اسرار پر متجلی ہوتا ہے تو ہمیں صرف وہی کافی ہے اس کے بعد ہمیں اور کسی شئے کی ضرورت نہیں اور جب ہمارے آگے حجابات حائل کر دیئے جائیں تو بھی ہمیں ملول نہیں ہونا چاہیے کہ ہمارے پاس اس وقت شریعت کے چاند کا نور موجود ہوتا ہے پھر ہمیں کسی کی محتاجی کیوں۔

''وَقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ'' اور ان دونوں (سورج اور چاند) میں سے ہر ایک کی منزلیں مقدر فرمائی ہیں کہ وہ نہ تو ان منزلوں سے تجاوز کر سکتے ہیں نہ کوتاہی۔ یہاں حرفِ جر محذوف ہے۔

بروجِ شمس کی تفصیل

شمس کی منازل سے اس کے بروج مراد ہیں اور سورج کے بارہ بروج ہیں۔ان میں تین بروج ربیع ہیں

❁ حمل ❁ ثور ❁ جوزا

یہ تینوں ربیعہ شمالیہ ہیں اور شمال قبلہ کی بائیں جانب کو کہتے ہیں۔ بروج کو ان اسماء سے موسوم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کواکب جو فلک میں مرکوز ہیں ان کا نام ان کے ہم شکل کے اسماء پر رکھے گئے مثلاً جو شیر کی شکل ہے اس کا نام اسد ہے، جو بیل کی شکل میں ہے اس کا نام ثور وغیرہ وغیرہ۔

تین بروج صیف ہیں

❁ سرطان ❁ اسد ❁ سنبلہ

فائدہ﴾ سرطان کی ابتدا انقلابِ صیفی سے ہوتی ہے۔ یہ تینوں صیفی شمالی ہیں۔ تینوں بروج خریف ہیں۔

❁ میزان ❁ عقرب ❁ قوس

فائدہ﴾ میزان کی ابتدا نقطۂ اعتدال سے ہوتا ہے اور یہ تینوں خریفی جنوبی ہیں۔ تین بروج شتاء ہیں۔

❁ جدی ❁ دلو ❁ حوت

جدی کی ابتدا انقلابِ شتوی سے ہوتا ہے اور یہ شتوی جنوبی ہیں اور جنوب قبلہ کی دائیں جانب کا نام ہے۔

فائدہ﴾ ان بارہ برجوں کو نصاب الصبیان میں ان دو بیتوں میں بیان کیا گیا ہے۔

برجہا دائم کہ از مشرق بر آوردند سر

جملہ در تسبیح و در تہلیل حی لایموت

چوں حمل چوں ثور چوں جوزا و سرطان و اسد

سنبلہ میزان و عقرب قوس و جدی و دلو حوت

ترجمہ: تمام برج مشرق میں ہیں اور وہ ہمیشہ حی لایموت کی تسبیح پڑھتے ہیں اور وہ بارہ برج یہ ہیں۔

❁حمل ❁ثور ❁جوزا ❁سرطان ❁اسد ❁سنبلہ

❁میزان ❁عقرب ❁قوس ❁جدی ❁دلو ❁حوت

قاعدہ﴿ سورج مذکورہ بالا بروج میں سے ہر ایک برج میں ایک ماہ میں لازمی طور رہ کر دورہ کرتا ہے چنانچہ نصاب الصبیان میں ہے

خور بجوزا است سی و دو ویکست

حمل و ثور و شیر باپس و پیش

دلو و میزان و حوت و عقرب سی

بیست و نہ قوس و جدی بے کم و بیش

ترجمہ: سورج جواز میں تیس دن ٹھہرتا ہے، اسی طرح حمل وثور اسد میں، دلو اور میزان اور حوت اور عقرب میں بھی تیس روز اور قوس وجدی میں انتیس دن۔

چاند کی منزلیں

چاند کی کُل اٹھائیس منزلیں جو مذکورہ بالا بروج پر منقسم ہے۔ ہر برج میں اس کی سوا دو

منزلیں اور ہیں۔ ہر رات اپنی معین منزل میں نازل ہوتا ہے جب آخر منزل کو پہنچتا ہے تو باریک ہو کر کمان کی طرح ہو جاتا ہے۔ پھر اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو راتیں اور اگر انتیس کا ہو تو ایک رات چھپ جاتا ہے اور سورج اپنی ہر منزل کو تیرہ دنوں میں طے کرتا ہے۔ یہ منزلیں ستاروں کے مواقع ہیں جنہیں اہلِ عرب ستاروں کی تاثیر سے تعبیر کرتے ہیں۔

چاند کی منازل کے اسماء اور تفصیل

❁ چاند کی منزل اوّل سرطان ہے۔

❁ بطین برونن زبیر ۔یہ تین چھوٹے ستارے ہیں، چولہے کے تین پایہ کی طرح معلوم ہوتے ہیں اور برج حمل کا بطن یہی ہیں۔

❁ الثریا ''بالضم وفتح الراء والیاء المشددة'' کہکشاں۔ یہ چھ ستارے ہیں جو دو دو ایک دوسرے کے بالمقابل نظر آتے ہیں۔

❁ الدبران (محرکة)

❁ الھقعة۔ یہ تین ستارے ہیں جو جوزا کے دونوں کاندھوں کے درمیان چولہے کے تین پایہ کی طرح نظر آتے ہیں۔ ان کی علامت یہ ہے کہ جب فجر کے وقت طلوع کرتے ہیں تو سورج میں سخت گرمی ہوتی ہے۔

❁ ''الھنعة'' یعنی جوزا برج کے بائیں کاندھا۔ یہ دراصل پانچ ستارے ہیں صف بستہ، یہی چاند کی منزلیں ہیں۔

❁ ''ذراع'' یعنی برج اسد کا پھیلا ہوا ہاتھ، اس لئے کہ برج اسد کے دو ہاتھ ہیں۔

ایک مبسوط یعنی دراز ہے، دوسرا مقبوضہ یعنی مٹھی کی طرح بند شدہ۔ یہی شام کے علاقہ کے قریب ہے اور مبسوط یمن کے قریب واقع ہے۔ سماک سے ارفع اور اپنے دوسرے سے دراز تر ہوتا ہے اس برج میں چاند برابر ہو جاتا ہے اور تموز[5] یعنی ساون کے مہینے کی چار تاریخ کو چاند اس برج سے طلوع کرتا ہے اور اس سے نکلتا ہے تو کانون[6] اول کی چوتھی تاریخ ہے۔

❁ نثرہ۔ وہ دو ستارے ہیں اُن کے درمیان کا فاصلہ دو بالشت کی مقدار ہے اور اُن کے اُوپر ایک سفید شے بادل کے ٹکڑے کی طرح نظر آتی ہے اور انہیں اہلِ نجوم ''انف الاسد'' بھی کہتے ہیں۔

❁ قوس کا کنارہ۔ جو ''السیہ اور انہران'' کے درمیان واقع ہے۔ الانہران سے ''العوأ'' اور ''السماک'' مراد ہیں۔ انہیں اس لئے الانہران کہتے ہیں کہ ان میں پانی کی کثرت ہے۔

❁ الجبہ۔ یہ چار ستارے ہیں، تین چولہے کی تین پایوں کی طرح ہیں اور ایک ان سے علیحدہ۔

❁ الزبرہ (بالضم) وہ دو چمکدار ستارے جو برج اور اسد کے کاندھے پر واقع ہیں۔ یہاں پر بھی چاند نازل ہوتا ہے۔

❁ الصرفہ (بالفتح فاء) یہ ایک روشن ستارہ ہے جو زبرہ کے پیچھے آتا ہے اور اسے صرفہ سے اس لئے تعبیر کرتے ہیں کہ اس ستارے کے طلوع سے سردی پھر جاتی ہے۔

---

[5] اور وہ برج اسد کی پیشانی پر واقع ہے۔ (غیاث اللغات)   [6] دسمبر

العواء[7] ۔ یہ دراصل چار یا پانچ ستارے ہیں، دور سے الف کی شکل میں نظر آتے ہیں۔

السماک بروزن کتاب۔ یہ دو چمکدار ستارے ہیں۔

الغفر[8] (بالفتح) (میزان میں) چھوٹے تین ستارے ہیں۔

الزبانی (بالضم) دو چمکدار ستارے جو عقرب کے دو قرنوں میں واقع ہیں۔

الاکلیل (بالکسر) چار ستارے صف بستہ۔

القلب۔[9] منازل قمر کا ایک ستارہ۔

الشولہ۔ دو چمکدار ستارے ہیں جن میں چاند نازل ہوتا ہے اسے "ذنب العقرب" (عقرب کی دم) کہا جاتا ہے۔

النعائم[10] (بالفتح)۔ چار ستارے۔

البلدہ (بالضم) چھ چھوٹے ستارے برج قوس میں ہیں۔ سال کے تمام چھوٹے دنوں میں سورج اس منزل میں ہوتا ہے۔

فائدہ: قاموس میں لکھتے ہیں "البلدہ" آسمان کے ایک حصے کا نام ہے جہاں ستارے نہیں اور یہ "البلدہ النعام" اور "سعد الذابح" کے درمیان واقع ہے۔

---

[7] بالفتح وتشدید، وہ سنبلہ کے سینہ پر ہے نیز اشکال شالی سے پانچویں شکل کا نام اور وہ مرد کی صورت ہے۔ سیدھے ہاتھ میں عصا پکڑے ہوئے کھڑا ہے اور اس کے کُل بائیس ستارے ہیں۔ (غیاث اللغات)

[8] غیاث اللغات میں ہے کہ وہ تین ستارے مثلث تاج کی صورت میں عقرب کی پیشانی میں ہیں۔

[9] غیاث اللغات میں ہے کہ وہ تین ستارے ہیں ان کا درمیانی ستارہ سرخ اور بڑا کہ بجائے قلب عقرب کے واقع ہے۔

[10] وہ بشکل مربع یعنی چار گوشہ ہیں۔ برج قوس میں کہ زحل سے نسبت رکھتے ہیں۔ (غیاث اللغات)

اس مقام پر بھی چاند نازل ہوتا ہے اور کبھی اس سے ہٹ کر "القلاوہ" میں واقع ہوتا ہے اور وہ گول دائرہ یعنی کمان کی طرح چھ ستارے ہیں۔

❀سعد الذابح [11]۔ دو چمکدار ستارے ہیں جن کے آپس میں درمیان کا فاصلہ ایک گز ہے اور ان دونوں میں ایک کے سینے پر ایک سا ستارہ دور سے ایسے نظر آتا ہے کہ گویا اسے ذبح کر رہا ہے۔

❀سعد بلع بروزن زفر (معرفہ) جب اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کے طوفان کے موقعہ پر فرمایا

يَآ اَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَ کِ۔ [12]

اے زمین اپنا پانی نگل لے۔

اس وقت یہ ستارہ چمکا تھا۔ دراصل یہ دو ستارے رفتار میں برابر ہیں۔ ایک پوشیدہ ہے، دوسرا چمکیلا اور روشن ہے۔ اسے بلع بھی اسی لئے کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو نگل لیا ہے اور آب [13] (بھادوں) کی ایک رات گزر جانے پر طلوع کرتا ہے۔

❀سعد السعود [14]

---

[11] یہ دو ستارے جدی کے سینگوں پر ہیں اور ان کے درمیان ایک ستارہ ہے اسے شاۃ سعد کہتے ہیں اور دور سے ایسے نظر آتا ہے کہ گویا یہ سعد اس بکری کو ذبح کرتا ہے اسی لئے اسے سعد ذابح کہتے ہیں۔

[12] ھود: ۱۱/۴۴

[13] آب رومی مہینوں میں ایک مہینے کا نام ہے، معمولی تفاوت سے بھادوں کے مطابق ہے۔ (غیاث اللغات)

[14] غیاث اللغات میں لکھا ہے کہ ستارہ مشتری کو سعد السعود کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ لکھا کہ سعود بضمتین نیک ستارے جیسے زہرہ، مشتری اور قمر بفتح اول وضم ثانی و چھوٹے تین ستارے جدی کی دم اور دلو کے شانے پر ہیں۔

❁سعد الاخبیہ۔ یہ گول ستارے ہیں۔

فائدہ﴿ قاموس میں ہے کہ نیک ستارے دس ہیں۔

❁سعد بلع ❁سعد الاخبیہ ❁سعد الذابح

❁سعد السعود (یہی چاروں چاند کی منازل میں شامل ہیں)

❁سعد ناشرہ ❁سعد الملک ❁سعد البہائم

❁سعد الھمام ❁سعد البارع ❁ سعد المطر

(یہ چھ موٴخر الذکر چاند کی منازل میں شامل نہیں ہیں اور یہ ہر ایک دو دو ستارے ہیں ان دونوں کے درمیان کا منظر صرف ایک گز ہے)

❁فرغ الدلو المقدم ❁فرغ الدلو الموخر

فائدہ﴿ فرغ (بالغین المعجمة) "الدلو المقدم والمؤخر" یہ دونوں چاند کی منزلیں ہیں۔ ہر ایک میں دو دو ستارے ہیں جو ایک نیزہ کے برابر فاصلہ پر نظر آتے ہیں۔

❁ارشاء [۱۵] اسے بطن الحوت بھی کہتے ہیں۔ مچھلی کی صورت میں چند چھوٹے ستارے ایک جگہ جمع ہیں جس کے ناف والے مقام پر ایک چمکدار ستارہ نظر آتا ہے۔

چاند کے قواعد

سنِ قمری سے مراد یہی ہے کہ چاند اور سورج سال میں بارہ مرتبہ آپس میں مجتمع ہوتے ہیں۔

۲۔ سنِ قمری کے کُل تین سو چون (۳۵۴) دن اور آٹھ ساعات اور اڑتالیس دقیقے

---

[۱۵] بالکسر، وہ چند ستارے چھوٹے ملی ہوئی رسد کی مانند۔ (غیاث اللغات)

ہوتے ہیں۔

۳۔فنِ میقات کے ماہرین بتاتے ہیں کہ کوئی چاند انتیس دنوں سے کم اور تیس سے زائد نہیں ہوتا۔

۴۔سنِ قمری کا کوئی سال تین سو چون (۳۵۴) دنوں سے کم اور تین سو پچپن (۳۵۵) دنوں سے زائد نہیں ہوگا۔

مسئلہ ﴿ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت میں اللہ تعالیٰ نے سنِ قمری کی ترویج کو ترجیح دی ہے۔[16]

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا۔[17]

بیشک اللہ تعالیٰ کے ہاں مہینوں کی تعداد بارہ ہے۔

صوفیہ کرام کا انتباہ ﴿ اس میں تنبیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری عبادات کی ضرورت نہیں ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس میں سے اشارہ فرمایا کہ چاند ایک دن مٹنے والا ہے اور اسی عالم ظاہر سے اس کا وجود ہو جائے گا لیکن یہ وہ سمجھ سکتا ہے جسے عبرت اور تدبر و تفکر کا طریقہ وسلیقہ نصیب ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی تدبر کی دعوت "لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ "[18] دی ہے اور بتایا ہے کہ قمر یعنی عرف کو جو مراتب و بزرگی نصیب ہے انہیں سورج یعنی غیر عارف نہیں پا سکتا۔ جس سے ثابت

---

[16] لیکن افسوس امتِ محمدیہ پر کہ انہوں نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سنِ ہجری ترک کر کے انگریز بے ایمانوں کے سنِ عیسوی کو اپنا لیا ہے۔ (اُویسی غفرلہ)

[17] التوبۃ:۳۶/۹

[18] یٰسٓ:۴۰/۳۶ "سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے"

ہوا کہ جو آیات اور علوم و عرفان اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبوں محدثین عربیین) کو عطا فرمائے ہیں اگر وہ کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں تو اُن کے لئے جائز ہے۔ (کذا فی عقلة المستوفز لحضرت الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر)

صاحب روح البیان رحمہ اللہ کے پیر و مرشد کی تقریر

صاحب روح البیان قدس سرہٗ نے فرمایا کہ ہمارے شیخ قدس سرہٗ اپنی کتاب "اللائحات الباقیات" میں لکھتے ہیں کہ چاند کے مراتب میں اشارہ ہے کہ مراتبِ الٰہیہ میں عارف کا ایک مرتبہ ہے جسے مرتبہ ربوبیت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور مرتبہ شمس میں بھی اس کے ایک مرتبہ کی طرف اشارہ ہے جسے مرتبہ الوہیت کہتے ہیں اور مراتب کونیہ آفاقیہ میں عارف کے مرتبہ قمر کا اشارہ مرتبہ کرسی اور لوح اور اس کے مرتبہ شمس کا اشارہ مرتبہ عرش اور قلم کی طرف ہوتا ہے اور مراتبِ کونیہ النفسیہ میں اس کے مرتبہ قمر کا اشارہ مرتبہ روح اور مرتبہ شمس کا اشارہ مرتبہ سر کی طرف ہوتا ہے۔ (فقط)

صوفیہ کے نزدیک منازل کی تفصیل

ظاہر نفس اجمالی کے حروف کی منزلیں منازلِ قمر کی گنتی پر ہیں انہیں تعینات سے تعبیر کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

❁العقل الاول ❁نفس کلیه ❁طبعیه کلیه

❁الهباء❁الشکل الکلی ❁ الجسم الکلی

❁عرش ❁ کرسی ❁الفلک الاطلس

❁المنازل❁سماء کیوان ❁سماء المشتری

❁سماء المریخ ❁سماء الشمس ❁سماء الزھرہ ❁سماء عطارد ❁سماء القمر ❁عنصر النار ❁عنصر الھواء ❁عنصر الماء ❁عنصر التراب ❁ المعدن ❁البنات ❁الحیوان ❁الملک ❁الجن ❁الانسان ❁المرتبہ

اسی طرح نفس کے باطنی حروف بھی بمقابل ظاہری کے اٹھائیس منزلیں ہیں۔

❁البدیع ❁ الباعث ❁الباطن ❁الاخر ❁الظاھر ❁الحکیم ❁المحیط ❁الشکور ❁الغنی ❁المقتدر ❁الرب ❁العلیم ❁القاھر ❁النور ❁المصور ❁المحصی ❁المبین ❁القابض ❁المحی ❁الممیت ❁العزیز ❁الرزاق ❁المذل ❁القوی ❁اللطیف ❁الجامع ❁الرفیع۔[19]

فائدہ﴿ حروف تہجی پر غور کیا جائے تو اُن کی بھی یہی ترتیب اور منزلیں حاصل ہوتی ہیں مثلاً

❁ھمزہ ❁الھاء ❁العین ❁الحاء المھملة ❁الغین المعجمة ❁القاف ❁الکاف ❁الجیم

---

[19] مصنف کی گنتی اتنی ہی ہے ایک نام رہ گیا ہے۔ واللہ اعلم

❁الشين المنقوطه ❁الياء المثناة ❁الضاد المعجمة ❁اللام ❁النون ❁الراء المفضلة ❁الطاء المهملة ❁الدال المهملة ❁الطاء المثنة من فوق ❁الزاء ❁السين المهملة ❁الصاد المهملة ❁الظاء المعجمة ❁الثاء المثلثة ❁الذال المنقوطه ❁الفاء ❁الباء الموحدة ❁الميم ❁الواؤ ۔[۲۰]

"فسبحان من اظهر الخ" پاک ہے وہ ذات جس نے آفاق وانفس میں نفسِ رحمانی سے اپنے کمال ارادہ کے مطابق ظہور فرمایا۔

چاند کی تخلیق کی غرض وغایت

چانداس لئے پیدا کیا گیا تا کہ انسان سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کریں یعنی مہینوں، رات دنوں اور گھڑیوں کے حساب معلوم کر کے اپنی معاش اور اپنے دین کے فرائض مثلاً حج، روزہ، فطر (روزہ نہ رکھنے کے ایام) اور نماز کے علاوہ دیگر فرائض ادا کرسکیں۔ "ما خلق اللہ ذلک" ان مذکورہ یعنی سورج چاند وغیرہ کو نہیں پیدا کیا گیا "الا بالحق" مگر حق کے ساتھ کہ ان میں جس طرح حکمتِ بالغہ کے تقاضے تھے سب پورے کئے گئے ہیں مثلاً پہلے اجمالی طور پر اشارہ کیا گیا ہے کہ ان سے سنین [۲۱] اور اوقات معلوم ہوتے ہیں اور انہی سے ہمارے دینی ودنیوی معاملات وعبادات متعلق ہیں۔ نتیجتاً ان مذکورہ

---

[۲۰] مصنف کی گنتی اتنی ہی ہے ایک نام رہ گیا ہے۔ واللہ اعلم

[۲۱] سن کی جمع

بالا اشیاء کی تخلیق عبث اور بیکار نہیں۔

حکایت ﴿ ایک شخص نے خنفساء (کیڑا) کو دیکھ کر کہا اس کی پیدائش سے کیا فائدہ، نہ اس کی شکل اچھی نہ اس میں خوشبو ہے۔ چند روز کے بعد کسی مرض میں مبتلا ہو گیا یہاں تک کہ اطباء و ڈاکٹر اس کے معالجہ سے تنگ آ گئے۔ ایک دن گلی میں کسی عام حکیم کا اعلان سنا۔ اس نے کہا کہ اسے لاؤ تا کہ میرا علاج کرے۔ اسے کہا گیا کہ بہت بڑے بڑے حکماء تیرے علاج سے عاجز آ گئے یہ بیچارہ تیرا کیا علاج کرے گا۔ اس نے کہا اسے لاؤ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مجھے صحت عطا فرما دے۔ چنانچہ اس حکیم کو بلایا گیا۔ اس زخم کو دیکھ کر کہا کہ خنفسا کو لاؤ۔ لوگ ہنس پڑے لیکن اسے وہی بات یاد آ گئی کہ اس نے اس پر مذاق اُڑایا تھا اسی لئے عمل کرو جیسے وہ فرماتا ہے اس پر عمل کرو یہ حکیم سمجھدار معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خنفساء لایا گیا تو حکیم نے اُسے جلا کر اس کی راکھ اس کے زخم پر لگانے کا حکم دیا چنانچہ چند دنوں کے بعد وہ شفایاب ہو گیا۔ اس نے اپنے احباب سے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک راز سے آگاہ کیا کہ جسے تم رذیل ترین شے سمجھتے ہو وہ تمہارے لئے نہایت قیمتی چیز ہے۔ جس بیماری کے علاج سے بڑے بڑے اطباء و ڈاکٹر عاجز آ گئے وہ اللہ تعالیٰ کی خسیس ترین مخلوق میں پایا گیا۔ اس سے وہ شخص سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق میں حکمتِ بلیغ ہے۔

''یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ'' اللہ تعالیٰ آیاتِ تکوینیہ کی تفصیل بتاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت پر دلالت کرتی ہیں، بعض کو بعض کے بعد بیان کرتا ہے جو بعد والی پہلی آیات کی وضاحت اور شرح بن کر آتی ہے۔ ''لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝'' ان لوگوں کے لئے جو علم والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں ہزار حکمتیں ہوتی ہیں اور اس کی پیدا کردہ

تمام اشیاء دلالت کرتی ہیں کہ ان کا پیدا کرنے والا کوئی ہے۔

نکتہ﴾ اس میں علماء کی کیا تخصیص ہے حالانکہ یہ تو ہر ایک جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں ہزاروں حکمتیں ہیں وہ صرف اسی لئے کہ ان میں تامل کر کے صرف یہی حضرات نفع پاتے ہیں ''اِنَّ فِی اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّھَارِ '' بے شک رات اور دن بدلنے میں یعنی ان کا نور وظلمات کے رنگ بدلنے میں یا ان کے اختلاف سے دن کا آنا اور رات کا جانا، اسی طرح بالعکس مراد ہے۔

دن افضل ہے یا رات

رات اور دن کی افضلیت میں اختلاف ہے۔ حضرت امام نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ رات افضل ہے۔ان کی دلیل یہ ہے کہ رات میں عموماً راحت وسرور حاصل ہوتا ہے اور یہ دونوں بہشت سے ہیں۔

دن میں کاروبار کی وجہ سے تھکان وغیرہ ہوتی ہے اور یہ دوزخ سے ہے۔

علاوہ ازیں رات میں سونا اور وصال نصیب ہوتا ہے اور دن میں کاروبار کی وجہ سے باہر آنا جانا اور عموماً دوستوں سے فراق اور جدائی حاصل ہوتی ہے بناء بریں رات دن سے افضل ہے۔

قولِ دیگر﴾ بعض فرماتے ہیں کہ دن افضل ہے کیونکہ دن نور کا مرکز ہے اور رات ظلمات اور تاریکیوں کا۔ بناء بریں دن افضل ہوا۔

صاحبِ روح البیان کا صوفیانہ فیصلہ

رات سے عالمِ ذات کی طرف اشارہ ہے اور عالمِ ذات کو ہر اعتبار سے مراتبِ علیا

حاصل ہیں اور دن سے عالمِ صفات کی طرف اشارہ ہے اور عالمِ صفات کو بھی فضائلِ عظمیٰ نصیب ہیں لیکن ایک دوسری وجہ سے رات اور دن آپس میں مختلف ہیں وہ یہ کہ جو رات کو پیدا ہو وہ فنافی اللہ والوں سے شمار ہوتا ہے اور جو دن کو پیدا ہو تو بقاباللہ کے مرتبہ والوں سے گنا جاتا ہے۔ رات دن اور ان کے اہل میں در جلال و جمال کے اسرار و رموز پوشیدہ ہیں۔

☆☆☆☆☆☆
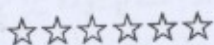
﴿چاند تک جانے والوں سے﴾

اللہ اللہ عظمت دربارِ ختم المرسلیں آج بھی جھکتی ہے سنگِ در پہ دنیا کی جبیں

ان کے خدا مان عالی کا سنا تو ہوگا نام طارق ومحمود اس در کے تھے دو ادنیٰ غلام

جن کی تکبیروں سے ایوانِ ضلالت ہل گیا خاک میں سارا غرور کفر و باطل مل گیا

بازوؤں میں ان کے پوشیدہ تھا وہ زورِ الٰہ ڈھونڈتا تھا کفر جس کی ضرب سے ہر سو پناہ

زلزلہ سا ہر طرف باطل کے ایوانوں میں تھا ایک شور الاماں دنیا کے بت خانوں میں تھا

بات یہ تھی ان کی نظریں تھیں عرب کے چاند پر اور تم اس چاند کو سمجھے ہو معراجِ نظر

دیکھ کر روئے نبی دیکھی ہے صورت چاند کی پوچھئے صدیق اکبر سے حقیقت چاند کی

چاند کیا تھا اِک کھلونا تھا شہ ابرار کا دل بہلتا تھا کبھی جس سے میری سرکار کا

اس قدر تھا تابع انگشت شاہ دوسرا اللہ اللہ اِک اشارہ پاتے ہی دو ہوگیا

مختصر پرواز پر اترا رہے ہو آج تم چاند کو سمجھے ہوئے ہو منزلِ معراج تم

بس فضاؤں میں یونہی چکر لگاتے ہی رہو ڈوبتے تارے کی صورت جھلملاتے ہی رہو

آج ہے اے پست انساں کس طرف تیرا خیال چاند سے ہے دور کوسوں منزل اہلِ کمال

آج ان سائنس دانوں کو یہ سمجھائے کوئی آج اے معراؔج ان کو یہ تو بتلائے کوئی

مہر عالم تاب بن کر جگمگانا ہے اگر چاند کیا ہے چاند سے بھی دور جانا ہے اگر

حاضری دو ماہ طیبہ کے حسیں دربار میں سر جھکا دو سرورِ کونین کی سرکار میں

منزلِ معراؔجِ انساں کا پتہ چل جائے گا چاند کیا ہے ان کے ملنے سے خدا مل جائے گا

(معراج وارثی لکھنوٴ)

﴿چاند کی دنیا سے تحفہ موت کا﴾

کیا زمیں پر آج کوئی تشنہ لب باقی نہیں کیا زمین پر امتیازِ میکش و ساقی نہیں
کیا زمیں پر عافیت لینے لگی انگڑائیاں کیا زمیں پر کم ہوئیں قانون کی رسوائیاں
کیا سکونِ دل کی تصویریں مکمل ہوگئیں کیا نظامِ خیر وشر کی اُلجھنیں حل ہوگئیں
کیا کسی تحریک نے مفلس کے آنسو پی لئے کیا کسی نے دشت والوں کے گریباں سی دیئے
کیا خوشی کے گیت گاتے ہیں اسیرانِ قفس کیا چمن سے اُٹھ گیا صیاد کا جوشِ ہوس
کیا جنونِ رنگ نسل و آدمیت مرگیا کیا کوئی آکر چراغِ بزم روشن کرگیا
کیا کسی نے توڑ ڈالا سلسلہ زنجیر کا کیا تصور مٹ چکا ہے جنگ عالمگیر کا
حشر تک کوئی نہ دے گا اِن سوالوں کا جواب پیارے کے جذبات سے ناآشنا ہے انقلاب
روح کی بے چین آوازیں تمناؤں کا شور سن نہیں سکتے کبھی سرمایۂ ہستی کے چور
رقص گاہوں کے مقابل غم کے کاشانے بھی ہوں جامِ جم کے سامنے غربت کے پیمانے بھی ہوں
مسندوں پر جلوہ گر کتے بھی ہوں حیوان بھی سر جھکائے چپ کھڑے ہوں حضرت انسان بھی
زندگی کے یہ مناظر کاش دیکھو غور سے شرم آئے گی تمہیں علم وہنر کے دور سے
مضطرب اہلِ زمیں اور آسمانوں کا سفر دوسری دنیا کے قصے، جل رہا ہے اپنا گھر
چہرۂ ایجاد پر ابھرا ہے رنگِ انتقام مسکراہٹ کے پسِ منظر میں نفرت کا سلام
تم جہاں جاتے ہو تخریبی عناصر ساتھ ہیں علم اور تہذیب کے پردہ میں خونی ہاتھ ہیں
بے خبر اقوام کی ذلت تمہاری برتری دوستی کی آڑ میں منصوبۂ غارت گری

چاند کی دنیا سے تحفہ موت کا لاؤ گے تم
امن کی باتیں کرو گے آگ برساؤ گے

حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظیم یادگار

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

جہاں گذشتہ نصف صدی سے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خیرات تقسیم ہو رہی ہے۔ جامعہ میں اسلامیہ، عربیہ قدیم وجدید علوم پڑھائے جا رہے ہیں۔ طلباء کو نماز باجماعت کے ساتھ ذکرواذکار کی پابندی کرائی جاتی ہے۔

طالبات کے لئے شعبۂ ناظرہ، حفظ، تجوید، درسِ نظامی کی علیحدہ باپردہ کلاس روم کا انتظام ہے۔
ادارہ کے ملحق اہلسنّت کی عظیم "جامع سیرانی مسجد" ہے جس کی تعمیر نو تین منزلیں مکمل ہوئیں جہاں ہزاروں نمازیوں کے لئے باجماعت نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے جبکہ گنبد خضریٰ شریف کی نسبت سے مسجد شریف کا گنبد جگمگ کر کے اہلِ ایمان کو یادِ مدینہ کا خوبصورت منظر پیش کر رہا ہے۔ آپ کے ادارہ کے فضلاء دنیا کے بیشتر ممالک میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں ادارہ کا ماہانہ خرچہ لاکھوں روپے ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اپنے صدقات، خیرات وعطیات، زکوٰۃ میں سے جامعہ میں زیرِ تعلیم مستحق طلباء کے لئے ضرور حصہ نکال کر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں۔

عطیات آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام

"جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور مسلم کمرشل بینک عیدگاہ برانچ بہاولپور"

اکاونٹ نمبر یہ ہے

1136-01-02-1328-2

ناظم اعلیٰ

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد محکم الدین سیرانی روڈ بہاولپور

اہل سنت کی بے حسی

حضرت قبلہ فیض ملت کی کثیر تصانیف اشاعت کے انتظار میں ہیں جو اہل سنت کے لئے عظیم ذخیرہ ہیں ان تصانیف کو بروقت شائع ہونا چاہیے تھا حضرت قبلہ ان کی اشاعت کے بارے میں فرماتے ہیں "فقیر کم و بیشتر تصانیف کی اشاعت کے لئے ۱۹۵۳ء سے تا حال اپیل کرتا چلا آ رہا ہے۔ مطبع (پریس) کی بھی اپیل کی لیکن اہل سنت... اب بھی گزارش ہے کہ فقیر کی کاوش کے پیش نظر اہل سنت چھوٹے بڑے رسائل شائع کرا دیں"

راقم السطور بھی گذشتہ ۱۵ سال سے یہ اپیل سنتا آیا ہے اور ماہنامہ فیض عالم بہاولپور میں تو مسلسل یہ اپیل شائع ہوتی ہے کبھی کبھار ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گجرانوالہ میں بھی شائع ہوتی ہے لیکن اہل سنت کی بے حسی میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ حضرت قبلہ کی کتب کی اشاعت تو در کنار رہی افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ اس عظیم مصنف، محدث، فقیہہ اور صاحب طرز محقق اور عظیم خطیب اسلام کی شخصیت سے بہت ہی کم عوامِ اہل سنت تو ایک طرف رہے خود اہل علم حضرات، علماء کرام بھی واقف نہیں ہیں۔ مجھے اس افسوسناک صورت حال کا اندازہ اس وقت ہوا جب مجھے کراچی کا دورہ کرنا پڑا۔ ۱۹۹۴ء میں ہمارے کراچی کے ذمہ داران حضرات قبلہ فیض ملت کے عظیم مصنف ہونے کے ناطے نہیں جانتے تھے۔ مجھے انجمن اساتذہ پاکستان اور آزاد کشمیر میں تقریباً ہر جگہ جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ مجھے اس بات کا شدید دکھ ہوا ہے کہ ہمارے بہت کم علماء اس ثانی اعلیٰ حضرت کی شخصیت سے واقف نہیں اسے اہل سنت کی بے حسی نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے۔ چند دن پہلے راقم السطور کے پاس حضرت قبلہ فیض ملت کی فہرست کتب "علم کے موتی" تھی میرے اچھے دوست اور ذمہ دار علماء نے میرے ہاتھ میں دیکھی پوچھا اس فہرست میں کتابوں کا نام ہے لیکن مصنف کا نام نہیں میں نے عرض کیا جناب یہ ایک ہی مصنف کی کتابوں کی فہرست ہے حیرت سے پوچھنے لگے کیا اعلیٰ حضرت سے زائد عالم اسلام میں کسی نے کتب لکھی ہیں میں عرض کی جناب آپ یہ فہرست پڑھ لیں۔ کہنے لگے حضرت قبلہ کو زمانہ طالب علمی میں حیدر آباد میں دیکھا تھا ایک جلسے میں تشریف لائے تھے، پرانی وضع کے عالم دین ہیں، بزرگ ہیں، تقویٰ چہرے سے ٹپکتا ہے، سفید عمامہ پہنتے تھے، بوڑھے تھے، سفید ریش تھی، میں نے عرض کی یہی ہمارے حضرت اور محسن ہیں کہنے لگے یقین نہیں آتا کہ اتنے بڑے کثیر التصانیف مصنف ہوں گے۔ میں نے عرض کیا یہ آپ علماء کی بے حسی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

(الحدائق میانوالی کا مفسر اعظم پاکستان نمبر، فیض عالم اکتوبر ۲۰۱۰ تحریر: سید زاہد حسین نعیمی، آزاد)